حوالہ نمبر: 20035/45	فتویٰ نمبر: 81330/63	سائل: عبد المنان عباسی	مجیب: عبداللہ ولی
مفتی: محمد حسین خلیل خیل	مفتی: سید عابد شاہ	مفتی: مفتی محمد	
کتاب: اجارہ کے احکام ومسائل	باب: اجارہ کے متفرق مسائل		تاریخ: 2023-09-13

بغیر اطلاع اسکول چھوڑنے پر استاذ کی تنخواہ روکنے کا حکم

میرا ایک اسکول ہے جو میں 2013ء سے چلا رہا ہوں، ان دس سالوں میں بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جن کا حل 2019ء سے قبل اپنے ذہن کے مطابق نکالا کرتا تھا، مثلاً جرمانہ لگانا، اطلاع دیئے بغیر جانے پر استاذ کی تنخواہ روک دینا، وغیرہ وغیرہ۔ لیکن 2020ء میں نے کلیۃ الشریعۃ میں داخلہ لیا تو ان تمام قباحتوں سے اجتناب شروع کیا، ان چار سالوں میں مجھے کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اگر ان معاملات میں میری مدد ہو جائے تو میرے لیے آسانی ہو گی۔

پہلے ہم استاذ کی ہر ماہ کی تنخواہ سے کچھ کٹوتی کرتے تھے، یہاں تک کہ وہ مجموعی طور پر اس کی ایک تنخواہ کی مقدار ہو جاتی۔ ہم اس ایک تنخواہ کو بطورِ سیکیورٹی اپنے پاس روکتے تھے اور بغیر اطلاع اسکول چھوڑنے پر اس کو ضبط کرتے تھے۔ 2019ء کے بعد جب ہم نے ادارہ چھوڑ کر جانے پر تنخواہ دینا شروع کیا تو اساتذہ نے ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی ادارہ چھوڑ کر جانا شروع کیا اور وہ بھی تعلیمی سال کے درمیان میں، جس کے کئی منفی اثرات مرتب ہوئے، مثلاً بچوں کی پڑھائی کا حرج، نئے استاذ کا نہ ملنا؛ کیونکہ جہاں ہمارا ادارہ ہے وہاں کم وبیش 240 اسکول مزید ہیں، کئی بار ایک ماہ تک استاذ کی عدم موجودگی کی وجہ سے نئے تعلیمی سال میں لوگوں کا اسکول چھوڑ کر جانا، ٹیچرز کا یہ کہہ کر جانا کہ ہمیں معلوم ہے سر تنخواہ نہیں روکیں گے۔

اب ہم تنخواہ ضبط تو نہیں کرسکتے، لیکن اگر ہم یہ کریں کہ استاذ جب بغیر اطلاع جائے تو اس کی یہ تنخواہ جو اب تک اس کو نہیں دی گئی، وہ غیر متعین مدت تک یا پھر سال کے اختتام تک تنخواہ روک لیں اور دیکھ لیں کہ اس کے جانے کی وجہ سے ہمیں کوئی نقصان ہوا یا نہیں، مثلاً اگر اس کی وجہ سے بچے چھوڑ کر گئے ہوں تو ان کی جتنی فیسز کا ہمیں نقصان ہو، وہ ہم اس استاذ کی تنخواہ سے پورا کریں اور بقیہ تنخواہ امانت سمجھتے ہوئے اس کو دیدیں تو کیا ایسا کرنا جائز ہو گا؟ یہ استاذ کے لیے بغیر اطلاع جانے سے ایک رکاوٹ بنے گی اور ادارے کو بھی سنبھلنے کا موقع ملے گا۔

نیز کیا ہم ادارے اور اساتذہ کے درمیان شرطِ جزائی لگا سکتے ہیں کہ اگر آپ نے ادارہ چھوڑنے سے

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

دوماہ قبل اپناعذر پیش کر کے رخصت طلب کی یا پھر تعلیمی سال مکمل کرنے پر اپنی سیکیورٹی طلب کی تو ہم دیں گے، بصورتِ دیگر یہ سیکیورٹی آپ کو نہیں دی جاسکتی؛ کیونکہ ادارے کو حقیقی معنوں میں ضرر لاحق ہوتا ہے؟

الجواب باسم ملہم الصواب

اسکول اور استاذ کے درمیان جو عقد ہوتا ہے، اسے شریعت کی اصطلاح میں "اجارہ" کہا جاتا ہے۔ اجارہ عقدِ لازم ہے، مدتِ اجارہ مکمل ہونے سے پہلے کسی بھی فریق کے لیے اس کو بغیر عذرِ شرعی یک طرفہ طور پر ختم کرنا جائز نہیں۔ لہٰذا اساتذہ کا تعلیمی سال کے دوران معاہدے میں طے شدہ شرط کے مطابق پیشگی اطلاع دیئے بغیر اسکول چھوڑ کر جانا صحیح طرزِ عمل نہیں، اس سے اجتناب ضروری ہے، استاذ پر لازم ہے کہ جب وہ ادارہ سے جانا چاہے تو معاہدے کے مطابق مہینہ، دو مہینہ (یا جو بھی مدت طے ہوئی ہو) پہلے ادارہ کو مطلع کرے۔

تاہم اگر کوئی استاذ معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مدتِ اجارہ کے دوران اطلاع دیئے بغیر جاتا ہے تو اس کی وجہ سے اس کی تنخواہ ضبط کرنا درست نہیں، البتہ (مختلف مہینوں میں تھوڑی تھوڑی کٹوتی کے نتیجے میں جمع ہونے والی) اس کی جو تنخواہ بطورِ سیکیورٹی ادارے کے پاس موجود ہو، اس کو کچھ عرصے تک روکنے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے، لیکن بعد میں وہ پوری تنخواہ واپس کرنا لازم ہوگا۔ اگر اس استاذ کی وجہ سے کچھ بچے چلے جائیں تو ان کی اگلے مہینوں کی فیسوں کو نقصان قرار دے کر اس استاذ کی تنخواہ سے وصول کرنا درست نہیں۔ اسی طرح اگر اگلے سال داخلے کم ہوں تو اس کے بقدر فیسوں کو نقصان قرار دے کر اس استاذ کی تنخواہ سے وصول کرنا بھی درست نہیں۔ کیونکہ یہ مالی جرمانہ ہی کی ایک شکل ہے۔

جہاں تک شرطِ جزائی کا تعلق ہے تو سوال میں ذکر کردہ ترتیب کے مطابق وہ بھی نہیں لگاسکتے؛ کیونکہ یہ بھی درحقیقت مالی جرمانہ ہے، جو کہ جائز نہیں۔

البتہ اگر اجارہ کا عقد کرتے وقت ہی یہ بات طے ہو کہ اگر استاذ معاہدہ کے مطابق کام کرے گا اور ادارہ چھوڑنے کی صورت میں معاہدے کے مطابق اتنی مدت پہلے اطلاع دے گا تو اس کی سالانہ اجرت اتنی (تنخواہ کی جو سالانہ مقدار بنتی ہو) ہوگی، اور اگر معاہدہ کے مطابق کام نہیں کرے گا اور ادارہ چھوڑنے سے پہلے اطلاع نہیں دے گا تو اس کی سالانہ اجرت اتنی (ادارہ اصل اجرت میں جتنی کمی کرنا چاہتا ہے، وہ)

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

ہو گی تو اس کی گنجائش معلوم ہوتی ہے؛ کیونکہ اجارہ میں اجرت کی تردید جائز ہے، بشرطیکہ اس کی کوئی معقول وجہ ہو۔ صورتِ مسئولہ میں چونکہ اجارہ کا عقد پورے سال کے لیے ہوتا ہے، اس لیے استاذ کے ذمے پوراسال تعلیم کا عمل اصول وضوابط کے مطابق جاری رکھنا لازم ہے۔ پھر پوراسال عمل کرنے یا کسی عذرِ شرعی کے بغیر درمیان میں عمل چھوڑنے سے پہلے بروقت اطلاع دینے اور بروقت اطلاع نہ دینے کے ادارے اور اس کے نظام پر جو اثرات پڑتے ہیں، ان میں فرق واضح ہے، (سوال میں بھی اس کا ذکر آچکا ہے)۔ لہٰذا جب اجارہ میں اجرت کی تردید جائز ہے تو جس طرح فقہائے کرام رحمھم اللہ نے عمل کی نوعیت، زمان، مکان، حمل اور مسافت کے اختلاف کی وجہ سے اجرت میں تردید کی گنجائش دی ہے، اسی طرح معاہدہ پر عمل کرنے اور معاہدہ کی خلاف ورزی کے اثرات کے اختلاف کی بنیاد پر بھی اجرت میں تردید کی گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ (باستفادۃ من امداد الفتاوی:2/529)

اس طرح اجرت کی تردید کے بعد معاہدے کے مطابق کام کرنے کی صورت میں بننے والی سالانہ اجرت کو مہینوں پر تقسیم کر کے استاذ کو اس میں سے ہر ماہ اتنی اجرت دی جائے جو معاہدے کے مطابق کام نہ کرنے کے نتیجے میں بنتی ہو، باقی کو روک لیا جائے، اور اس کی وضاحت معاہدہ کے وقت ہی استاذ کے سامنے کی جائے۔ پھر اگر استاذ معاہدے کے مطابق کام کرتا ہے اور سال کے درمیان میں ادارہ چھوڑنے کی صورت میں معاہدے کے مطابق پہلے سے اطلاع دیتا ہے تو اس کی پوری رقم اس کو واپس کی جائے؛ کیونکہ اس صورت میں وہ پہلی تنخواہ کا مستحق ہو گا، لیکن اگر وہ معاہدے کی خلاف ورزی کر کے عذرِ شرعی کے بغیر سال کے درمیان میں جاتا ہے اور جانے سے پہلے بروقت اطلاع نہیں دیتا تو وہ رقم اس کو دینا ادارہ کے ذمہ لازم نہیں؛ کیونکہ اس صورت میں وہ دوسری تنخواہ کا مستحق ہو گا جو اس کو مکمل دی جا چکی ہو گی۔

المجلة (ص:79):

المادة 406: الإجارة اللازمة هي الإجارة الصحيحة العارية عن خيار العيب وخيار الشرط وخيار الرؤية، وليس لأحد الطرفين فسخها بلا عذر.

المبسوط للسرخسي (183/15):

الفصل الثالث: أن يقول إن خطته اليوم فلك درهم، وإن خطته غدا فلك نصف درهم، ...... قالا: إنه سمى عملين وسمى بمقابلة كل واحد منهما بدلا معلوما، فيجوز العقد، كما في الفصل الثاني. وهذا لأن عمله في الغد غير عمله في اليوم، ولصاحب الثوب في إقامة العمل في كل وقت غرض صحيح، وإنما يجب الأجر عند إقامة العمل، و لا جهالة عند ذلك.

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

المجلة (ص: 95):

المادة 506: يصح ترديد الأجرة على صورتين أو ثلاث في العمل والعامل والحمل والمسافة والزمان والمكان ويلزم إعطاء الأجرة على موجب الصورة التي تظهر فعلا. مثلا لو قيل للخياط: إن خطت دقيقا فلك كذا وإن خطت غليظا فلك كذا، فأي الصورتين عمل له أجرتها. ولو استؤجر حانوت بشرط أنه إن أجرى فيه عمل العطارة فأجرته كذا وإن أجرى فيه عمل الحدادة فكذا، فأي العملين أجرى فيه يعطي أجرته التي شرطت. وكذا لو استكريت دابة بشرط إن حملت حنطة فأجرتها كذا وإن حملت حديدا فكذا، فأيهما حمل يعطي أجرته التي عينت، أو لو قيل للمكاري: استكريت منك هذه الدابة إلى جورلي بكذا، وإلى أدرنه، وإلى فلبه بكذا، فإلى أيهما ذهب المستأجر يلزمه أجرة ذلك. وكذا لو قال الآجر: آجرت هذه الحجرة بكذا وهذه بكذا، فبعد قبول المستأجر يلزمه أجرة الحجرة التي سكنها. وكذلك لو ساوم أحد الخياط على أن يخيط له جبة بشرط إن خاطها اليوم فله كذا، وإن خاطها غدا فله كذا، تعتبر الشروط.

درر الحكام شرح مجلة الأحكام (492/1):

يجوز الترديد في العمل اتفاقا؛ لأنه خيره بين عقدين صحيحين مختلفين، والأجر قد يجب بالعمل، وعند العمل يرتفع الجهل (مجمع الأنهر).

حوالہ نمبر: 20035/45	فتویٰ نمبر: 81331/63	سائل: عبدالمنان عباسی	مجیب: عبداللہ ولی
مفتی: مفتی محمد	مفتی: محمد حسین خلیل خیل	مفتی: سید عابد شاہ	
کتاب: حدود و تعزیرات کے احکام	باب: تعزیر مالی کے احکام		تاریخ: 13-09-2023

فیس تاخیر سے جمع کروانے پر جرمانہ لینے کا حکم اور اس کا متبادل

ہمارے ادارے میں Covid-19 سے پہلے دو تین ماہ کی تنخواہیں موجود ہوتی تھیں، لیکن اس کے بعد اب صورتِ حال یہ ہے کہ ہر ماہ بچوں سے ملنے والی فیس سے ہی اخراجات پورے کیے جاتے ہیں۔ فیس جمع کروانے کی آخری تاریخ 10 ہے۔ پہلے اگر کوئی بچہ اس سے تاخیر کرتا تو ہم اس سے جرمانہ لیتے، جس سے ہمیں 90% فیس قبل از وقت موصول ہو جاتی تھی۔ لیکن جرمانہ معاف کرنے کے بعد لوگ 18، 20 اور کئی بار 27 تاریخ کو بھی فیس دیتے ہیں جس کی وجہ سے ادارہ اپنے اخراجات پورے نہیں کر پاتا۔

ہم نے "مشروع لقانون إسلامي للبيوع والديون" میں صفحہ 98 پر شرطِ جزائی کی بحث پڑھی تھی جس میں ایک صورت یہ تھی کہ اگر مستاجر درزی سے کہے کہ اگر آپ نے کپڑے آج سی کر دیے تو

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

اجرت ایک درہم ہوگی اور اگر کل سی کر دیئے تو اجرت نصف درہم ہوگی۔ یہ شرط امام ابو یوسف، امام محمد اور ایک روایت میں امام احمد (رحمھم اللہ) کے نزدیک لگانا جائز ہے۔ وفاق المدارس بھی یہ صورت اختیار کرتا ہے۔ تو کیا ہم ایسا کر سکتے ہیں کہ والدین سے عقد کرتے وقت یہ طے کرلیں کہ اگر آپ 10 تاریخ تک فیس جمع کروائیں گے تو فیس =/2,000 ہوگی، اور اگر تاخیر کریں گے تو فیس =/2,500 ہوگی۔ کیا ایسی شرط لگانا جائز ہے؟ یا پھر جرمانہ ہی لیا جائے مگر بعد میں اسے صدقہ کر دیا جائے؟

تنقیح: سائل نے بتایا کہ ہم فیس ایڈوانس لیتے ہیں، ہر مہینے کی فیس اس مہینے کے آغاز پر لیتے ہیں۔

الجواب باسم ملہم الصواب

فیس تاخیر سے جمع کرانے پر جرمانہ لینا تو بہر حال ناجائز ہے، چاہے رکھنے کی نیت سے لیا جائے یا صدقہ کرنے کی نیت سے، اس لیے اس سے بچنا ضروری ہے۔

جہاں تک درزی سے کپڑے سلوانے میں اجرت کی تردید کا تعلق ہے تو وہ اجارے کا معقود علیہ عمل جلد یا دیر سے کرنے کی وجہ سے ہے۔ جبکہ صورتِ مسئولہ میں اجارے کا معقود علیہ عمل تعلیم ہے، اس میں تقدیم، تاخیر نہیں، بلکہ اجرت یعنی فیس کی ادائیگی میں تقدیم، تاخیر ہوتی ہے، اس لیے صورتِ مسئولہ کو درزی والے مسئلے پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

اسی طرح وفاق المدارس یا دیگر ادارے جو مختلف اوقات میں داخلہ بھیجنے کی مختلف فیس لیتے ہیں، وہ درحقیقت جلد یا دیر سے فیس دینے کی وجہ سے مختلف اجرت نہیں لیتے، بلکہ مختلف اوقات میں معاملہ کرنے کی مختلف اجرت (فیس) لیتے ہیں، مثلاً اگر کوئی آج ان سے اجارہ کا معاملہ کرے گا تو وہ اس کو اپنی خدمات (مثلاً) دو ہزار میں فراہم کریں گے، لیکن اگر کوئی ایک ماہ بعد اجارہ کا معاملہ کرے گا تو اسے (مثلاً) تین ہزار میں خدمات فراہم کریں گے۔ جبکہ صورتِ مسئولہ میں ایسا نہیں، بلکہ سب لوگ ایک ہی وقت میں اجارہ کا معاملہ کرتے ہیں اور ادارے کی خدمات حاصل کرتے ہیں۔ تقدیم یا تاخیر اجرت یعنی فیس کی ادائیگی میں ہوتی ہے۔

البتہ اس مشکل کو حل کرنے کی جائز اور بے غبار صورت یہ ہو سکتی ہے کہ اصل فیس جرمانہ کے بقدر زیادہ مقرر کی جائے، اور داخلہ دیتے وقت تمام طلبا اور ان کے والدین کو بتایا جائے کہ جو لوگ دس تاریخ تک فیس دیں گے ان کو اتنی رعایت دی جائے گی۔ مثلاً اگر کسی اسکول کی فیس =/2,000 روپے ہے اور

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

اسکول فیس کی ادائیگی میں تاخیر پر =/500 روپے جرمانہ لینا ہے تو وہ اصل فیس =/2,500 روپے مقرر کرے، پھر جو لوگ دس تاریخ تک فیس دیں، ان کو %20 یعنی 500 روپے رعایت (Discount) دے کر ان سے =/2,000 روپے وصول کرے، اور جو لوگ دس تاریخ کے بعد فیس دیں، ان سے پوری فیس وصول کرے۔ مگر داخلہ فارم میں اسکو بعنوانِ وعدہ ذکر کیا جائے، لعدم جواز تعلیق الابراء۔

حوالہ نمبر: 20035/45	فتویٰ نمبر: 81332/63	سائل: عبد المنان عباسی	مجیب: عبد اللہ ولی
مفتی: محمد حسین خلیل خیل	مفتی: سید عابد شاہ	مفتی: صفتی محمد	
کتاب: حدود و تعزیرات کا بیان	باب: تعزیر مالی کے احکام		تاریخ: 2023-09-13

اسکول کے قواعد وضوابط کی خلاف ورزی پر اخراج اور دوبارہ فیس لے کر داخلہ دینا

کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ ہم اسکول کے قواعد وضوابط کی خلاف ورزی کرنے پر بچے کو ادارہ سے نکال دیتے ہیں؛ تاکہ دوسرے بچے اس سے سبق سیکھیں۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ اور اس بچے کو دوبارہ فیس وغیرہ لے کر داخلہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب باسم ملہم الصواب

اس کی گنجائش ہے، البتہ اس بات کی وضاحت داخلہ کے وقت طلبا اور ان کے سرپرستوں کے سامنے کی جائے، تاکہ معاملے میں کوئی ابہام نہ ہو۔ (باستفادۃ من امداد الفتاویٰ: 2/531)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ أعلم

عبد اللہ ولی غفر اللہ لہ

دار الافتاء جامعۃ الرشید کراچی

26/صفر المظفر/1445ھ

الجواب صحیح

الجواب صحیح

دار الافتاء جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی اسلامی جمہوریہ پاکستان

الجواب صحیح

دار الافتاء جامعۃ الرشید کراچی

۲۹ صفر ۱۴۴۵ھ

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE